

# میرا ستمگر



از قلم: عائشہ عارف

<https://primeurdunovels.com/>



میرا ستمگر  
از قلم : عائشہ عارف  
مکمل ناول



نوری جا کر تارا کو جاگا کر تو آو. شاہ بیگم نے اپنے ملازم کو حکم دیا..  
 باجی جی میں ابھی جاگنے گئی تھی لیکن وہ نہیں اٹھ رہی..  
 اچھا تم یہ کھانا باہر ٹیبل پر لگاؤ میں دیکھتی ہو تارا کو..  
 جی باجی جی!

ایک تو میں اس لڑکی سے بہت تنگ ہو. شاہ بیگم بڑبڑاتے ہوئے. کیچن سے باہر نکلنے لگئی...

یہ کمرہ دیکھنے میں کیسی چھوٹے بچے کا لگتا ہے وجہ یہ ہے کہ کمرے کی آدھی سے زیادہ چیزے پنک  
 کلر کی ہیں. بیڈ پر کوئی وجود دنیا سے بے خبر نیند سے لطف لے رہا ہے اسی دوران شاہ بیگم کمرے  
 میں داخل ہوتی ہے!!

تارا تارا جاگ جاو کالج کے لیے دیر ہو رہی ہے "شاہ بیگم آوازے دے کر کمرے کی کھڑکی کی جانب  
 گئی..

تارا تمہارا پہلا پیر ہے میں نے کہا بھی تھا نہ اتنی دیر تک پڑھنا!

اٹھ بھی جاو!!!! انہوں نے کٹھڑکی کے پردے ہتاتے ہوئے کہا!



## خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

تبھی سوئے ہوئے وجود پر پردا ہٹانے سے اس کی آنکھوں میں روشنی ڈالی اس نے زارا سی آنکھیں کھولے ہوئے ثناء بیگم سے کہا! افودا ماما کتنی بار کہا ہے۔ اس طرح نہ کیا کرے۔ اس کا اشارہ پردے ہٹانے پر تھا..

لڑکی تو تم اٹھ جایا کرو نہ جلدی ... ثناء بیگم ہمیشہ تارا کو غصے سے لڑکی بول کر مخاطب کیا کرتی تھی۔ اچھا ماما اٹھ گئی ہوں۔ تارا نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا!!



شکریہ جلدی سے نیچے آؤ تمہارے بابا انتظار کر رہے ہے .. انہوں نے کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہا۔

اوکے ماما آرہی ہوں بس پانچ منٹ! تارانا واش روم سے اونچی آواز سے کہا..

یہ منظر کراچی کا ہے۔ رات کی تاریکی میں کوئی آفس میں بیٹھا ہوا شخص ہاتھ میں فون پکڑے کیسی گہری سوچ میں ڈوبا نظر آرہا ہے۔ یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس وقت کسی کی کال کا منتظر ہے ... تبھی فون پر کیسی کا نمبر موصول ہوتا ہے

اس شخص نے کال پک کرتے ہوئے کال کرنے والے کی سلام کا جواب دیا۔  
والعلیکم اسلام، اس کی آواز بہت خوبصورت تھی.. یہ اس کے لہجے کا ٹھہراؤ تھا یا وہ شروع سے ہی اس طرح کی آواز کا مالک تھا۔  
اب وہ کال کیے جانے والے بندے کی بات بہت گھور سے سن رہا تھا۔

اچھا! اور انکے بارے میں کیا پتاہ کیا ہے اچھا ایک بیٹی ہے اور ایک بیوی .. بیٹی کسی کالج میں پڑھتی ہے سہی ... تم ان پر نظر رکھو۔ جب وہ گھر سے باہر نکالتے ہے کیا کرتے ہے ایک ایک چیز پر نظر رکھو۔ میں کل ہی لاہور تبادلہ ہو رہا۔ اس شخص نے الوداع کہتے ہوئے فون بند کر دیا ..  
اب اس کے چہرے پر پہلے والی فکر نظر نہیں آرہی تھی اب کافی پرسکون نظر آرہا تھا ..



تو آخر کار تم مل ہی گئے دوسروں کی زندگیاں برباد کر کے تمہیں خوش میں نہیں رہنے دوں گا.. ایک ایک چیز کا بدلہ لو گا تم سے. شہرام شاہ اپنے دشمن کو معاف نہیں کرتا!! خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ ایک دم کرسی سے اٹھا کسی خیال کے تہت. تبھی فون پر کیسی سانشا نمبر سے کال موصول ہوئی.

کال پک کرتے ہوئے. اس کے چہرے پر پہلے واے تاثرات نہیں تھے

اسلام وعلیکم. جی بس نکل رہا ہوں ارے یار دادا جان میں.. وہ اپنی بات کہتے ہوئے روکا... دوسرے طرف بات سنتے وہ اپنا کوٹ اٹھاتے باہر کی جانب لپکا.... "جی دادا جان میں آرہا ہوں بس راستے میں. اوفو.. چابی ٹیبل پر رہ گئی وہ چابی لینے کے لیے مڑا. اب اس کو فون کی دوسری طرف کوئی جھڑک رہا تھا..

اوکے بس آرہا ہوں ہا. ہا. "وہ ٹیبل سے اپنی گاڑی کی چابی پکڑتے ہوئے.. کترے جلدی کے عام میں بولا.. اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا.

تارا. یار وہ اس کا تمہیں پتا ہے نہ سونیا کا؟؟ اسکو بولنے والی اسکی دوست (آمنہ) تھی جو کے اس کی بہت پرانی دوست تھی.. دوست کے ساتھ ساتھ اس کی ہمسائے بھی تھے... اس طرح وہ سکول سے اب تک بہترین دوست ثابت ہوئی تھی...

آمنہ اور وہ کالج کے کیفے میں بیٹھے سمو سے کھا رہی تھی...



## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



کون سونیا؟ تارا نے سموسہ کھاتے ہوئے پوچھا!!

ارے وہ ہماری کلاس کی .. آمنہ نے پانی پیتے ہوئے کہا!!

آمنہ ہماری گلاس میں دو سونیا ہیں تم کس والی کی بات آمنہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا.

وہ جس کا نام ہم نے کالی مرچ ڈالا تھا ... آمنہ نے قہقہہ لگا کر کہا!!!

اچھا وہ تو ایسے بولوں نہ تارا نے ہستے ہوئے کہا!! اچھا تو کیا ہوا ہے

یار اس کی شادی ہوگئی ...

کیا!!!! تارا نے حیران ہوتے کہا!

کب؟

کچھ دن پہلے کی بات ہے مجھے بھی کلاس کی لڑکی نے بتایا ہے. آمنہ کی بات کاٹتے ہوئے تارا نے کہا.

اوو تو وہ اس لیے نہیں پیپر دے رہی!!

تارا وہ چھوڑو. یہ سنو سنا ہے اس کا جو وہ ہے نہ..

کون؟ تارا نے نا سمجھی سے آمنہ کی طرف دیکھا.

وہ شادی ہوئی ہے اسکی ...؟

ارے پاگل وہ اس کا شوہر ہوا نہ .



ہا وہی وہ اس کالی مرچ کو اپنے ساتھ باہر لے کر جا رہا ہے .. یار اس کالی مرچ کی قسمت چمک گئی ہے  
تارا آمنہ نے کہا!!

\*\*

میں نہیں حسد کر رہی . بس یہ بول رہی ہوں اس طرح کے لڑکوں کو ہم جیسی پیاری پیاری لڑکیاں  
کیوں نظر نہیں آتی.. .. آمنہ نے منہ بناتے ہوئے کہا!!  
یہ پیاری پیاری لڑکیاں پڑھ تو لے شادی بھی ہو جائے گی اور ویسے بھی میرے لیے کوئی شہزادہ ہی  
آئے گا.. تارا نے عجیب طرح مسکراتے کہا.  
آمنہ نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا...  
پاپا کی پری تمہارے پاپا کا فون آرہا ہے لگتا ہے شہزادہ آگیا ہے تمہیں لینے... آمنہ نے ہستے ہوئے کہا  
تارا بھی اسکی بات پر ہستے ہوئے فون سننے لگی . جو اس کے پاپا کا تھا...  
ہیلو جی میں آرہی ہوں نکل رہی ہوں.. .. اوکے . بائے . چل آمنہ میں چل رہی ہوں پاپا باہر انتظار کر  
رہے ہے کل ملتے ہیں آمنہ سے ملتے ہوئے کہا

دالا اور شاہ ایک مشہور کاروباری آدمی ہے ان کے والدہ (فاطمہ) کا انتقال ہو چکا ہے اور انکے والد  
(اسلم شاہ) کراچی میں اپنے دوسرے بیٹے ہارون شاہ اور کی بیوی (زازا) کے پاس ہوتے ہے ہارون



شاہ جو کے کار ایکسڈنٹ میں مارے گئے تھے .. الم شاہ اور فاطمہ بیگم کی دو اولادیں تھیں . انکا بڑا بیٹا (ہارون شاہ) ایک ایمان دار آدمی ہونے کے ساتھ ایک بہت اچھے ایمان دار ایس پی تھے انہوں نے اپنی مرضی سے شادی کی ... جس سے انکے والدین نہ خوش تھے وقت کے ساتھ ساتھ ان کی ناراضگی ختم ہو گئی . اور وہ وہی کے ہو کر رہ گئے ... سال میں ایک بار وہ چکر لگا لیا کرتے لاہور کا . ان کی ایک ہی اولاد (شہرام) جو کے ایک اچھے عہدے میں پولیس آفیسر ہے .. وہ بہت خوش شکل کا انسان ... ہر کسی کو اپنا اسیر بنا سکتا تھا وہ خاموش رہنے والا انسان کسی کو بھی اپنا دیوانا بنا سکتا تھا... دوسری طرف دلاور شاہ جو کے امیر ہونے کے ساتھ اتنے ہی مغرور اور خود پسند آدمی ہے ... انکے نزدیک دولت ہی سب ہے ان کی شادی ان کے خاندان کی لڑکی (شاہ) سے کی گئی تھی جس سے وہ شروع سے ہی نہ خوش تھے انکی ایک بیٹی (نین تارا) تھی ... جو کے سچ میں کسی تارے سے کم نہیں تھی . گوری رنگت کے ساتھ اسکے گال پر پڑھنے والا ڈمپل اس کو مزید خوبصورت بناتا تھا وہ معصوم سی لڑکی کسی کو اپنا دیوانا بنانے کا ہنر رکھتی تھی.....

کراچی:

لاؤنچ میں داخل ہوتے ہی وہ بغیر آواز قدموں سے چلتے وہ اپنے کمرے میں جانے ہی لگا تھا کہ اسلم شاہ نے اسے دیکھ لیا\* اوے گھوتے دے پوتر اے تیرے ان دا وقت اے؟



دادا یار یہ مت کہا کرے مجھے ... یہ سنتے ہی مجھے اپنی اپنا آپ ایک چرسی جیسا لگتا ہے... بندہ دیکھے کتنا ڈیشینگ ہے یہ اس طرح نہ کیا کرے.. شہرام نے بچوں جیسا منہ بناتے ہوئے کہا!!  
واڈا تو آیا ڈن شنگ. اسلم شاہ نے ایک جل کر کہا..

ہاہا. شہرام نے قہقہہ لگایا لیکن اسی لمحے. دادا کی گھوری سے چپ لگ گئی... اس نے دوبارہ ان کو تنگ کرنے کے لیے کہا!!

دادا جان ایسے نہ دیکھوں ورنہ پیار ہو جائے گا شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا. لیکن دادا پر کوئی اثر نہیں لیا

زارا اس گھوتے کا رشتہ دیکھو..

زارا بیگم جو کے کافی دیر سے ان کی نوک جوک سے ہنس رہی تھی اب ان کی طرف متوجہ ہوئی...  
اچھا.. ابا جان

شہرام جو کے کچھ دیر پہلے ہنس رہا تھا اب وہ شہرام نہیں نظر آ رہا تھا... اب اس کے تاثرات بہت عجیب تھے...

لیکن میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا... اس نے سنجیدگی سے کہا.

اوے کیوں نہیں کرنی. اسلم شاہ نے مصنوعی غصے سے کہا...

بس میری ابھی عمر نہیں ہوئی...



یہ کیا بات ہوئی تو پر کب کرنی ہے تجھے شادی جب یہ بال سفید ہو جائے گئے !  
اسلم شاہ نے اس کے بالوں پر چوٹ کی !!

شہرام تب تجھے کوئی اپنی کوڑی وی نہیں دے گا انہوں نے اس کی سمجھانا چاہا...  
تو نہ دے . جب مجھے شادی کرنی ہوگئی تو کر لو گا وہ یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا...  
پیچھے اسلم اور زارا پریشان کھڑے رہ گئے.. وہ اس لڑکے کو کبھی نہیں سمجھ سکتے تھے....

وہ شاور لے کر آیا تو اس کے فون پر وہی نمبر سے کال آئی...  
ہیلو. ہا بولو.. شاہد.. وہ ٹاول بیڈ پر پھینکتے ہوئے آئینے کے سامنے آیا.. اور بال بنانے لگا.. ہممم سہی  
مجھے اس کی تصویر سینڈ کرو ابھی اور نمبر بھی.. اوکے کہتے ہوئے اس نے فون کاٹ دیا... اب وہ  
آئینے میں خود کو دیکھ رہا تھا....  
اتنی آسانی سے تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا کن کن کے بدلے لوگا... تم سے...  
تبھی زارا بیگم کمرے آئی... کس سے بدلہ لینا ہے؟ انہوں نے عام سے لہجے میں کہا.  
ارے ماما میں آرہا تھا نا.. کیا ضرورت تھی... اس نے بات بدل دی.. اور وہ اس میں کامیاب بھی  
رہا...

بیٹا تم شادی کیوں نہیں کر لیتے میں بھی تنگ آگئی ہوں اکیلے رہ کر..



ماما مجھے آپ سے تو اس بات کی امید نہیں تھی... اس نے ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا...  
تمہاری پچپن میں اس سے منگنی ہوئی تھی لیکن وہ تمہارے چچا کی وجہ سے نہیں رہی وہ بھول گئے  
ہے ہمیں شہرام ان کا خون سفید ہو گیا ہے۔ وہ ہار نہیں سکتا ہے بہت غرور ہے اس کو!

\*\*\*

انہوں نے جو کیا ہے ہمارے ساتھ اللہ بدلہ لے گا.. تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے.. انہوں  
نے اس کو سمجھانا چاہا جو کے شاید ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال چکا تھا....  
شہرام میرے لیے ہارون بہت خاص تھے خاص رہے گئے میں نے بہت محبت کی تھی ان سے.. زارا  
بیگم کی بات کرتے آنکھوں میں نمی اترنے لگی...  
شہرام نے اپنی ماں کو ساتھ لگایا... آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا...

ابھی اس کی آنکھ لگی کو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کے اس کا فون بج اٹھا... اس نے بامشکل آنکھیں  
کھولنے کی کوشش کی.

کوئی غیر شناسا نمبر دیکھ کر اس نے نظر انداز کر دیا ابھی اس نے آنکھیں دوبارہ بند ہی کی تھی کے  
ایک بار پھر سے فون بجنے لگا..



افو کیا قیامت پڑھ گئی ہے اس نے اونچی آواز میں کہتے فون اٹھایا.. دیکھیں یہ کوئی وقت نہیں ہے کسی کو تنگ کرنے کا دوبارہ کال نہ آئے مجھے... بد تمیز.. اس نے اگلے بندے کی بات سننے بغیر فون بند کر دیا... وہ پر سے ناکام کوشش کرنے لگی سونے کی جو کے جلد ہی کامیاب ہو گئی...

دوسری طرف . اس شخص نے کہا: تمہاری تو نیند میں برباد کرو گا آخر پتاہ بھی تو چلے کے تم لوگوں کا کس سے ٹکراؤ ہوا ہے.. ابھی تو بد تمیزی دیکھانی ہے مس نین تارا!!!!

شہرام نے مسکراتے ہوئے کہا...

صبح وہ پیکنگ کر کے ناشتہ کرنے سب کے ساتھ آکر بیٹھا... شہرام بیٹا کیسے رہو گئے وہاں لاہور میں.. زارا بیگم نے فکر مند ہوتے کہا...

ماما اسی بھی کوئی مشکل نہیں ہے... اسلم شاہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا. تم یہ مت سوچنا کہ میں تم پر نظر نہیں رکھو گا. پل پل کی تمہاری خبر مجھ تک پہنچتی رہے گی... انہوں نے شہرام کو گھورتے ہوئے کہا...

میں تو یہ سوچ رہا ہوں پتاہ نہیں دادو آپکے ساتھ کسے گزارا کرتی ہوں گئی ان کو ساس کے روپ میں آپ جو مل گئے تھے.. وہ جو س پیتے ہوئے انکو طنز کرنے لگا..



اس کے اس طرح کے کہنے پر زارا بیگم ہنسنے لگی ....

اور اسلم شاہ اپنے پوتے کو دیکھ کر رہ گئے... پھر خود بھی ہنسنے لگے.. شہرام تو بڑا بے غیرت ہو رہا ہے تیرا باپ تو ایسا نہیں تھا کس پر چلا گیا پھر تو..

اس نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا.. ظاہر ہے اچا خون ہو آپ پر ہی جاو گا.. اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا.. پھر اپنی رسٹ وایچ کی طرف دیکھا.. اور اٹھ کھڑا ہوا.. چلے میں چلتا ہوں.. میں آتا رہوں گا یہاں..

دادا جان نے اس سے ملنے ہوئے کہا.. اپنا خیال رکھنا.. اب وہ پہلے کی طرح ایک دوسرے پر طنز نہیں کر رہے تھے..

جی سب سے ملنے کے بعد وہ نکل پڑھا

اگلے دن اس نے لاہور میں تھانہ جاتے ہوئے تارا کو دیکھا.. وہ یقین نہیں کر سکا وہ تصویر سے زیادہ خوبصورت ہے وہ لوگ اس وقت شاپنگ کے لیے آئے ہوئے تھے شہرام نے اسے دیکھ لیا تھا وہ اپنے دوست علی کے ساتھ شاپنگ کے لیے یہاں آیا ہوا تھا تبھی اس کی نظر اس پری پیکر پر پڑی.. کیا ہوا شاہ جی.. علی اس کا بہت قریبی دوست تھا.. وہ اکثر اس کو شاہ جی کہہ کر پکارتا تھا



اور کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی..



## آمنہ



تارا کو شرارت سوجی اس نے آمنہ کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ لیتے بھاگنے لگی آمنہ منہ کھولے سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کے آخر ہوا کیا ہے .. جب سمجھ میں آیا تو وہ بھی پیچھے لپکی۔

اب ایسا تھا کہ تارا آگے بھاگ رہی تھی اور آمنہ اس کے پیچھے اس دوران کوئی سامنے سے آرہا تھا تارا اس سے بے سکتا ٹکرائی ..

شہرام جو اس افتاد کے لیے پر تیار نہیں تھا بے سکتا اس کے ہاتھ سے اس کا موبائل زمین بوس ہو گیا ... سوری میں .. میں نے دیکھا نہیں .. تارا نے گھبراتے ہوئے کہا .. وہ اس آدمی کی غصے سے دیکھنے والی آنکھوں سے بھاگ جانا چاہتی تھی .. اس نے شہرام کو گھورتے پائے بھاگنے کی تیاری پکڑی!

وہ واپس جانے کے لیے مڑی تھی کے شہرام نے اس کا ارادہ سمجھتے ہی جلدی سے اسکی کلائی پکڑی .... وہ اس افتاد کے لیے نہیں تیاری تھی .. بے سکتا اس کے سینے سے ٹکرائی ... اس کی کلائی ابھی بھی اس کی سخت گرفت میں تھی ..

تکلیف سے اس کی آنکھوں میں نمی اتر گئی ... چھوڑے میرا ہاتھ .. تارا نے روتے ہوئے کہا .. شہرام نے اس کی آنکھوں میں اترتی نمی کو دیکھتے ہوئے اس نے اسکی کلائی پر گرفت ہلکی کی .. تارا نے اپنا ہاتھ پر گرفت ہلکی محسوس کرتے جلدی سے ہاتھ چھڑوایا ..

اور بھاگتے ہوئے وہاں سے رفوچکر ہوئی ..

شہرام اب اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا .. سر جھٹکتے ہی وہ آگئے بڑھا...















وہ چپ چاپ اپنی جگہ پر آ بیٹھی ..

اور جس نے نہیں کئی اس کو پانش کی جائے گئی...

تارا کا رونے والا منہ ہو گیا... آمنہ تم مجھے بتا نہیں سکتی تھی..

اس نے ناراض ہوتے ہوئے کہا..

سوری تم جلدی چلی گئی تھی..

سب کی اسائنمنٹ دیکھتے شہرام نے تارا کو مخاطب کیا...

یو.. اس نے تارا کی طرف اشارہ کیا.. جی آپ. اپنی اسائنمنٹ کہا ہے..!؟

وہ سر.. تارا نے کھڑے ہوتے کہا..

کیا وہ؟؟؟

سر وہ مجھے نہیں پتا تھا.. تارا نے شرمندہ ہوتے کہا...











تارا کی جان ہوا ہو رہی تھی لیکن سامنے والا شاید اس بات سے اثر لینا ضروری نہیں سمجھتا تھا....

چھوڑے مجھے... تارا نے تکلیف سے کہا...!!!! شہرام نے اس کے کپکپاتے ہونٹوں پر فوکس کیا..

بے خیالی میں وہ اس کے مزید قریب ہوا.. ابھی وہ کوئی جسارت کرتا.. کہ تارا نے اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت ہلکی محسوس کی اور دھکا دیتے ہی ایک تھپڑ رسید کیا... اور آفس سے بھاگ گئی شہرام بے یقینی سے دیکھتا رہ گیا....

دیکھ لو گا تمہیں میں یہ تھپڑ بہت مہنگا پڑے گا مس نین تارا.. ٹیبل پر غصے سے ہاتھ مارتے شہرام

نے سوچا...!!!

اگلے کئی دن تک وہ یونی نہیں آئی۔۔ شہرام نے اس کی غیر مجودگی کا زیادہ اثر نہیں لیا..... اس کو یہاں پر کچھ ہی دن رہ کر اپنا کام کرنا تھا۔۔ جو کے ابھی تک ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا....

پورے ہفتے بعد وہ یونی آئی ... شاہ بیگم کے ڈانٹنے پر ....



اس نے کلاس نہ لینے کا سوچتے ہی وہ یونی کی پیچھلی جگہ چلی آئی.... تبھی اس کو ایک کلاس سے گزرتے ہی کچھ لوگوں کی باتیں کی آوازے سنائی دی.. وہ حیران ہوتے وہی رک گئی... کیوں کے یونی کی پیچھلی جگہ پر کوئی نہیں آتا جاتا تھا...

تبھی کلاس کا دروازہ کھولا اور لڑکا باہر آیا کھلے دروازے سے اندر کا منظر صاف نظر آیا وہ سمجھ گئی تھی کے کیا ہو رہا ہے.. وہاں لڑکے آئس کئی رہے تھے اس نے سمجھتے ہی دوڑ لگائی لڑکے نے اس کا ارادہ پامتے ہوئے اس کی کلائی سے پکڑتے ہوئے اس کو کمرے کی طرف لیجانے لگا.... اور وہ اس میں کامیاب بھی رہا... چھوڑو مجھے.... میرا ہاتھ چھوڑو.. تارا نے اس لڑکے کے ہاتھ پر اتنی شدید سے کاٹا کے وہ لڑکا... چلاتے دوڑ ہاٹا... تارا نے بھاگنا چاہا لیکن دوسرے لڑکے نے اس کی کوشش ناکام بنائی...

سالی کہی کی تیری تو.. اس نے تارا کو انتی شدید سے تپڑ میرا کے ایک لمحے کو اسکا سر چکرایا اور ناک سے خون بہنے لگا....

تارا نے روتے ہوئے ان سے کہا.. خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو...

ابے چل اندر!!!!

\*\*



پہلے والے لڑکے نے اندر دھکیلتے ہوئے غرایا.. تارا اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھی وہ زمین بوس ہوئی پاس پڑھے ہوئے ٹیبل سے اس کا سر لگا.. خون کی ایک لکیر نکلنے لگی زخم سے... تارا نے بے بسی سے ہاتھ جھوڑتے ہوئے کہا!!

مجھے جانے دو پلیز.. خدا کا واسطہ !!! وہ لڑکا نے اس کے ہاتھوں کو جھکڑتے ہوئے اس پر جھکنا چاہا لیکن کیسی نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے اس کو ایک مکارسید کیا.. تارا نے اٹھتے ہوئے شہرام کو دیکھا جو اب ان لڑکوں کو بری طرح مارتے ہوئے گالیاں نکل رہا تھا... تارا بت کی طرح ان لڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو اب بری طرح ترپ رہے تھے.. لیکن شہرام پاگلوں کی طرح انکو مار رہا تھا... تارا کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی جس سے خون بہت تیز رفتار سے نکل رہا تھا لیکن شہرام نظر انداز کرتے اب کیسی سے فون پر باتیں کر رہا تھا..

پچھلے حصہ کی طرف آؤ.. ہا.. اس ساری کاروائی کے بعد شہرام پہلی بر تارا کی طرف متوجہ ہوا... غصے سے اس کی کلائی سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لیا..

باہر لاتے اسے جگھے سے چھوڑا!!.... شرم ہے تم میں اگر میں وہاں فون سننے نہ آتا تو وہ تمہارے ساتھ کیا کرتے اندازہ ہے تمہیں اس بات کا!!!... شہرام نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا...



شہرام نے اسے بالوں سے پکڑتے ہوئے بیک سائڈ پر نکلتے ہوئے

چپ ایک دم چپ !! شہرام نے بریک لگاتے اونچی آواز سے کہا...



**Whatsapp : 03335586927**



تارا اس کی ساری کاروائی پھٹی آنکھوں سے دیکھتی رہی لیکن اس سب کے بعد اس کی نظر خود کو  
وجود پر پڑھی تو اس کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں گر جائے۔۔ وہ اس وقت ان لڑکوں سے  
بھی برا لگ رہا تھا اسے۔۔ تارا نے قدم پیچھے لینے لگی۔۔  
شہرام قدم بڑھتا اس کے قریب جانے لگا۔۔

تارا کی ہمت جواب دے گئی اس کو اپنا سر گومتا ہوا محسوس ہوا.. اس سے پہلے کے وہ گرتی شہرام  
اسے تھام چکا تھا...

وہ آنکھیں کھولے سمجھنے لگی پھر آج کا سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا۔ وہ ایک جنگل سے اٹھ بیٹھی... لیکن اگلے ہی پل اس کی نظر کرسی پر بیٹھے شہرام پر پڑھی.. جو وہ سپاٹ چہرہ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا.. اس کی لال ہوتی آنکھوں سے تارا کو اپنا سانس روکتا محسوس ہوا... تبھی شہرام کا فون



تارا ایک دم غصے سے کٹ برابر آئی..

میں کیوں مانو.. تمہاری بات.. تارا نے کترے بلند آواز میں چلاتے ہوئے کہا..  
آواز نیچی کرو.. تارا نے سہم کر ایک قدم پیچھے لیا..

اسے تیار کرو.. اس نے تارا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود باہر چلا گیا...





کچھ ہی دیر بعد نین تارا دلاور سے نین تارا شہرام شاہ ہو گئی ... اس نے ایک نظر اس ستمگر کو دیکھا جو سفید شلور سوٹ میں علی کے گلے لگئے مبارکباد لے رہا تھا... اس دل کو رونا چاہا ... وہ اب ان کو باہر سب کو باہر چھوڑنے جا رہا تھا... ایک دن میں اس کے ساتھ کیا کیا ہو گیا تھا .. وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی تبھی کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھا ... لیکن اس نے سر نہیں اٹھایا .. وہ جانتی تھی کون ہو سکتا ہے ..

تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں کیا کیا کر سکتا ہوں .. شہرام نے مسکراتے ہوئے تارا سے کہا.. اچھی طرح سے ہو گیا ہے .. غیر مری نقطے کو دیکھتے ہوئے تارا نے کہا.. تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا انسان ہوں .. کوئی ایک تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے اتنا گر سکتا ہے .. شہرام نے ایک جھگھے سے اسے بالوں سے پکڑا ..

آ !! تکلیف سے کراہہ نکلی .. شہرام نے اس کے چہرے کو قریب کرتے اس کے ہونٹوں کو نشانہ بنایا .. اس کے انداز اس قدر میں شدید تھی کہ تارا کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا .. اس نے شہرام کو دھکیلنا چاہا .. تارا کے ہاتھوں کو اپنے دوسرے ہاتھ کی گرفت میں قید کیا .. اس کو اپنے منہ میں خون کا زائقہ گلتا محسوس ہوا ..



گاڑی ابھی روکی ہی تھی تار انے لاک کھولنا چاہا...



بیگ پکڑتے ہی وہ گاڑی سے باہر نکل کر بھاگنے والے انداز سے .. گیٹ سے گھر کے اندر چلی گئی....

شہرام نے اس کے اندر جاتے ہی گاڑی آگئے بڑھا دی.....

آگئی تم.... اتنی دیر سے فون کر رہی ہوں اٹھا کیوں نہیں رہی تھی.. تنہا بیگم نے کہا...  
وہ میں.. وہ میں اپنی دوست کی طرف تھی ماما.. تارا نے جھوٹ بولتے کہا..

اچھا !!! یہ تمہارا منہ کیوں لال ہو رہا .. شاہ بیگم نے پریشان ہوتے کہا..

وہ دھوپ میں سے آئی ہوں ماما اس لیے --- تارا نے نظریں چراتے ہوئے کہا..

میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں آرام کرنے اس نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

شاہ بیگم کیچن میں چلی گئی...

تارا نے کمرے میں آتے ہی لاک لگایا



شہرام نے اس کمر سے پکڑتے ہوئے قریب کیا...



میں !!! تارا نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھونا چاہا !!! مگر شہرام نے اس کی کوشش ناکام بنا دی ... وہ قد میں شہرام سے چھوٹی تھی اس لیے شہرام کو جھکنا پڑ رہا تھا... !!! شہرام دور ہوا.. لیکن ابھی بھی اس کو کمر سے تھام رکھا تھا... وہ اب تارا کو بانہوں میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا... تارا نے مزاحمت کرنی چاہی لیکن .... شہرام کے گھورنے پر سہم گئی....

بیڈ پر لٹاتے ہوئے شہرام بھی اس کی طرف رخ کر کے ساتھ لیٹ گیا.... تارا جلد ہی نیند کی وادی میں چلی گئی...

صبح جب اس کی آنکھ کھولی تو گھڑی صبح کے آٹھ بج رہی تھی .. اس نے اپنے ساتھ اس جگہ کو دیکھا جہاں شہرام رات کو سویا تھا.. پتہ نہیں وہ کب گیا ہو گا ... پر سر جھٹکتے ہوئے شاور لینے چلی گئی ...

شاور لینے کے بعد آئینے میں خود کو دیکھا . سفید کلر کی فراک پہنے ساتھ سرخ ڈوپٹہ ڈالے بہت اچھی لگ رہی تھی کاجل لگانے سے اس کی آنکھیں مزید بڑی لگنے لگی .. ساتھ پنک کلر کالپ گلوں لگاتے ... بے اختیار اس کو شہرام کی کل کی حرکت یاد آئی ... اف میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کے گھٹیا انسان کے بارے میں .. اور یہ اتنا تیار کیا میں اس کے لیے ہو رہی ہوں!؟ خود کو شیشے میں دیکھتے



ڈرانگ ٹیبل پر آتے اس نے سلام کیا..

ارے ناشتہ تو کرو بیٹا.. دلاور شاہ کے کہنے ڈٹ پہلے شاہ بیگم نے کہا..

او کے خیر سے جاو..

وہ خدا حافظ کرتے باہر چلی گئی...

وہ جب یونی کے اندر گئی سامنے ہی آمنہ مسکراتی ہوئی نظر آئی.. تارا اس کو دیکھ کر مسکرا بھی ناسکی..

کسی ہو آمنہ نے آتے ہی پوچھا...

ٹھیک.. تم؟؟

میں بھی ٹھیک!! ویسے آج مس تارا جی بڑے لشکارے مار رہی ہو... خیر تو ہے نہ۔ کس نے دل

دے دیا ہے۔ آمنہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا..







اوو شیٹ میں لیٹ ہو گئی کلاس کے لیے .. بھاگتے ہوئے کلاس میں داخل ہوئی ... شہرام کلاس لے رہا تھا اس نے ایک نظر شہرام کو دیکھا.. ( جو آج اتفاق کے ساتھ سفید شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا.. اور ضرورت سے زیادہ وجیہ لگ رہا تھا ) وہ چپ چاپ اپنی جگہ پر آنے ہی لگی تھی !! تبھی پوری کلاس میں اس کی آواز آئی...

آپ کس کی اجازت سے کلاس میں داخل ہوئی ہے...؟؟؟ شہرام نے اکھڑے لہجے میں کہا... اس کو صبح صبح کیا ہوا.. ہری مرچ تو نہیں چبا آیا کہی!! تارا بس سکی... سوری سر اب ایسا نہیں ہوگا... تارا نے منمناتے ہوئے کہا..

آپ کلاس کے بعد میرے آفس میں تشریف لائے... وہی لہجے میں کہتے اب وہ لکچر لینے میں مصروف ہو گیا... تارا سارا لیکر بے دلی سے لینے لگی اس کو رہ رہ کر اس پر غصہ آنے لگا... آخر یہ چاہتا کیا.. شہرام کو بے دیر سے خود پر اس کی نظریں محسوس ہو رہی تھی جیسے وہ اچھی طرح نظر انداز کر رہا تھا... کلاس ختم ہوتے اس نے سب سٹوڈنٹ کو اپنی طرف متوجہ کیا...

سو سٹوڈنٹ.. آپ لوگ گروپ بنائے.. اور اسائنمنٹ بنائے.. پرسوں مجھے اسائنمنٹ سبمٹ سب کرنا ہے... اور اب جس نے اپنی اسائنمنٹ سبمٹ نہ کروائی..!!! اس کو پنش ہو گئی..!! شہرام نے سب







اندر آتے ہی اس نے دیکھا وہ آفس کے وسط میں کھڑا آنے والے کی ہی طرف متوجہ تھا..

تارا کو اس کے تاثرات بہت عجیب لگے.. لیکن وہ وہی کھڑی رہی... شہرام قدم قدم چلتا اس کے قریب آکر رکا...

آااے اختیار تارا سے منہ سے نکلا..



جب میں نے تم سے کہا تھا کلاس کے بعد مجھ سے ملنا تو کیا تمہیں میری بات تمہیں سمجھ میں نہیں آئی تھی ...؟؟؟ شہرام نے غصے سے کہا...

نہیں.. میں اپنی کوئی ملازم نہیں ہوں جو آپکی باتیں مانو !!!!

تار نے بے خوفی سے صبح والا بدلہ لیتے ہوئے کہا....

شہرام نے بالوں سے پکڑتے اپنے چہرے کیے قریب تر کرتے کہا....

میرے صبر کو مت آزماؤ.. تم برداشت نہیں کر پاو گی ...!!!

چھوڑے مجھے .. !!! تار نے اس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے کہا... شہرام اس کے ہاتھوں کو گرفت میں لیے دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا...

تار نے اپنے ہونٹوں سے ہاتھ کی پوشت سے اس کا لمس مٹانا چاہا لیکن ایک بار پھر شہرام اس پر جھکا ... اس بار اسکی گرفت سخت تھی..

تکلیف سے تار کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے...

شہرام اس سے اپنے اگلے پچھلے بدلے لیتے ہوئے

اس پر رحم کھاتے ہوئے دور ہاٹا..

تم جیتنی بار میرا لمس مٹانا چاہو گئی میں اتنا ہی تم پر اپنا لمس چھوڑتا جاؤ گا... دوبارہ اس طرح کی حرکت کرنے کی کوشش بھی مت کرنا... جاؤ یہاں سے.. شہرام نے اس کو جانے کے لیے کہا...



کیا کرتی ہو لڑکی..!!! شہرام اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے... بیڈ پر لے آیا۔  
جو تا اتارتے اس کا پاؤں دیکھنے لگا.. جو اب بری طرح سرخ ہو رہا تھا۔



پھر کوئی ٹیوب دیکھتے اس کے زخم پر لگانے لگا...

ٹھیک سے کوئی کام نہیں کر سکتی.. ت!!! تارا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا..

یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے... شہرام کو وہ اس وقت کوئی چھوٹے بچے جیسی لگتی..

روتے ہوئے وہ اپنی ناک سرخ کر بیٹھی تھی...

کیا کہا!! تم نے!! شہرام اس کے قریب ہوا پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے تارا سے پوچھا...

تارا اس سے دور ہوتے بیڈ کراؤن سے لگی.. شہرام اس پر جھکا..

تارا نے سختی سے آنکھیں بند کی... شہرام کو اسکی یہ ادا بہت اچھی لگی... چھوٹی سی جسارت کرتے ہی

وہ دور ہٹا..

لیکن تارا اسی پوزیشن میں لیٹی رہی... نین تارا!!! اس نے پہلی بار تارا کو اس کے نام سے مخاطب کیا

...

ج.جی!!! میں سوچ رہا ہوں تمہارے گھر والوں سے اس نکاح کی بات کرو... بس اب اور نہیں رہا جاتا

!!! شہرام نے ذومعنی طریقے سے دیکھتے ہوئے کہا....

تارا نے سرخ چہرے لیے اس سے نظریں چرائی... شہرام اٹھتے دروازے کی طرف بڑھتے اس نے

لاک کیا.. تارا اسکی حرکت پر حیران ہوتے اسے دیکھنے لگتی.. جو اس کی طرف ہی آرہا تھا... تارا کو

وہ اس دن والا شہرام لگا... تارا سہم کر سمٹی!!







تارا نے لبوں کو تر کرتے اس کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھنے میں مصروف تھا تارا نے اپنی نظریں جھکائی..

مجال ہے یہ بندہ اپنی بات بھول جائے...

شہرام نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا... وہ اب اس کے لبوں پر جھک کر اس کی سانسوں کو اپنے

اندر اتار رہا تھا.. ہونٹوں کو آزاد کرتے وہ اس کی گردن پر جھکا... پھر تارا کے نائٹ سوٹ کی شرٹ

کندے سے ہٹاتے وہاں اپنے لبوں سے چومنے لگا.. اس سے پہلے وہ کوئی اور جسارت کرتا اسے تارا کی

رونے کی آواز کانوں میں آئی.. سر اٹھا کر دیکھا وہ اپنی آنکھیں بند کیے رو رہی تھی.. شہرام گہرا

سائنس لیتے اس کی شرٹ سہی کرتے اٹھ کھڑا ہوا...

تارا کتنی دیر رونے کے بعد کمرے میں کسی کی موجودگی کو نہ محسوس کرتے آنکھیں کھولی... کیا وہ چلا

گیا... ناراض ہو کر مجھ سے...!! ہوتا رہے ناراض.... تارا نے سوچتے ہوئے... اٹھتے ہوئے واشروم کی

طرف قدم بڑھایا.....





کچھ دن سے وہ یونی نہیں آرہی تھی .. شہرام اور علی اس وقت کسی ہوٹل میں بیٹھے .. کھانا کھا رہے تھے...

بھابھی کسی ہے .. علیکے پوچھنے پر اسے کچھ دن پہلے اس کے گھر پر اپنی اور تارا کی ان رومینٹک ملاقات یاد آئی جس پر وہ لب بھج کر رہ گیا..

ٹھیک ہے.. شہرام نے کانٹے کی مدد سے منہ میں پاستا ڈالا...

اچھا!! ہوگئی وہ تمہارے اور اپنے رشتے سے رضامند...؟؟؟

علی نے ایک بار پھر سے سوال کیا..

ہو جائے گئی... نیپکین سے منہ صاف کرتے ہوئے شہرام نے کہا...

اپنے سسرال والوں کے سر پر کب دمکا کر رہے ہو.. علی کا اشارہ تارا کے ماں باپ کی طرف تھا... جلد ہی... کیس ختم ہو جائے نہ تب اپنے سسر سے ملاقات کرو گا... علی اب پانی پیتے اسے دیکھ رہا تھا

جو اب بہت سیریس

نظر آ رہا تھا...

خیر .. حب بھابی کو اپنے باپ کا اصلی چہرے کا پتاہ چلے گا تب کیا ہو گا...

وہ اس کا باپ نہیں ہے... ہا ہا مجھے پتاہ ہے لیکن تارا تو اپنا اسے باپ منتی ہے نہ!!!

ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہو گا.. جب حقیقت کھولے گئی تو خود ہی سنبھل جائے گئی... شہرام نے کہا....



کل فیورل پارٹی ہے ... پکی خبر ہے وہ ... بندہ ڈرگ سیل کرنے بیس بدل کر آئے گا یقیناً ہم اس کے ساتھیوں تک پہنچ سکتے ہیں علی نے شہرام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ...

ہمم ...

اس سے پہلے شہرام کچھ کہتا اس کا فون بجنے لگا ...

کس کی کال ہے

ہٹلر کی ... شہرام نے مسکراتے ہوئے کہا ...

علی اس کی بات سمجھ کر مسکرانے لگا ...

اسلام علیکم .. کیسے ہیں دادا جان .. ہا ہا ہا بھولا نہیں ہو بس کام بہت زیادہ ہے نہ آج کل لگاؤ گا کچھ

دن کے بعد چکر اور آپکو کیسی سے ملوانا بھی ... شہرام نے تارا کو سوچتے ہوئے کہا ...

کچھ دیر بات کرنے کے بعد فون رکھ دیا ...

چلو میں چلتا ہوں ..

واکے ..

وہ علی کو خدا حافظ کہتا باہر آگیا اسکا ارادہ تو ... اپنے گھر جانے کا تھا لیکن اس دن کا اپنا تارا کے ساتھ

راویہ سوچتے ہوئے

شوہنگ کے لیے چلا گیا ...



یہ بلیک سوٹ کر دے... وہ ساری کالی رنگ کی فراک تھی.. جس کو بہت خوبصورتی سے بنایا گیا تھا...  
.. وہ پیمینٹ کرتے پارکنگ کی طرف آیا.. اب اس کا رخ اپنی جان کے گھر کا تھا... کچھ دیر بعد اس  
نے گھر کی بیک سائڈ پر اپنی گاڑی روکی...

وہ چھپ چھپاتے ہوئے تارا کے کمرے میں آیا کمرے میں آتے ہی دروازہ کو لاک کیا... اب وہ بیڈ کے قریب آیا.. بیڈ پر اس کی چیریں پڑھی ہوئی تھی... شہرام ان کو دیکھ کر بے اختیار مسکراتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا... تارا کے واشروم سے نکلنے کا انتظار کرنے لگا..

کچھ دیر بعد.. جب وہ باہر نکلی تو شہرام کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے اس نے اپنی بے اختیار نکلنے والی چیخ کو روکا... پھر جب وہ سنبھل گئی اس نے بیڈ پر اپنی چیزیں دیکھی سرخ چہرے کے ساتھ اس نے چیزوں کو اٹھا کر الماری میں رکھا.. شہرام بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جو اب اسی کو گھور رہی تھی...

آپ کو تمیز نہیں ہے ہر کسی کے کمرے میں اس طرح منہ اٹھا کر چلے جاتے ہے..

شہرام اس کی بات پر مسکراتے ہوئے اٹھا.. اور اس کے پاس جا کر ٹھہر گیا.....

ہا میں تمہارے معاملے میں بہت بد تمیز ہو مجھے اپنی بیوی کے کمرے میں بنا اجازت کے جانے پر کوئی شرمندگی نہیں ہوگئی .. شہرام نے تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا.... خیر یہ ادھر آو ...



شہرام اس کا ہاتھ تھامے بیڈ پر لیا ..

یہ شاپنگ بیگ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے .. کہا ..

کیا یہ اس میں .. !!! دیکھ لو... !!! شہرام نے لاپرواہی سے کہا.....

کتنی پیاری ہے !!!- تارا نے بچوں جیسے خوش ہوتے ہوئے کہا...

ہممم تم سے کم خیر یہ جاو پہن کر دیکھاؤ...

جی تارا وشاروم ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی.... کافی دیر انتظار کرتا رہا... جب وہ باہر نہیں آئی تو

شہرام نے دروازہ کھٹکھٹایا.. اندر سے تارا کی منمنائے کی آواز آئی..

یہ نہیں بند ہو رہی ...

کیا اباہر آؤ.. ورنہ میں اندر آجاؤ گا... تارا جلدی سے باہر نکلی اس بندے کا کیا بھروسہ !!!

کیا ہوا.. شہرام نے اسے دیکھتے ہوئے کہا..

تارا کچھ کہے بغیر اس کی طرف پوشت کرتی مڑی...

شہرام سمجھ کر اس کے مزید قریب ہوا... کمر سے تارا کے ریشمی بال ہٹائے ہوئے اس کی سرد انگلیاں

تارا کی پوشت سے مس ہوئی... تارا کا ایک دم سانس روکا... شہرام نے زپ بند کرتے ہوئے اس کی

گردن پر اپنے لب رکھتے دور ہوا.. تارا نے اپنا دھمک موڑا..

پرفیکٹ.. شہرام نے اسے دیکھتے ہوئے کہا... صبح تم یونی یہ ڈال کر آؤ گئی...



کل فیورل پارٹی ہے.. صبح تمہیں پک کرو گا تیار رہنا..

پکڑتے ہوئے خود سے قریب کیا.. تارا شہرام کے چوڑے سینے سے لگی... ڈیمپل دیکھا مجھے..!!!!

تارا اس کی عجیب فرمائش پر اسے حیران ہوتے دیکھنے لگی۔۔

کیا انا نہ سمجھی سے دیکھتے پوچھا...

اتنا بھی کوئی مشکل کام نہیں دیا... ڈیپل دیکھا...

تارا نے زبردستی مسکراتے ہوئے اس کی فرمائش پوری کی... شہرام نے تارا کے چہرے کو پکڑتے

ہوئے اس کی دونوں گالوں کو چومتے ہوئے... اس کے لبوں پر جھکتے اس کی سانسیں اپنے اندر اتارنے

لگا... دور ہوتے ایک نظر اپنی جان کو دیکھا جو اب نظریں جھکا کر گہرائے سانس لے رہی تھی..

گوڈنائٹ بولتے وہ چلا گیا اس کے جانے کے بعد تارا نے خود کو شیشے میں دیکھا.. شہرام کا خیال آتے

پھر سے اس کے گال دکھنے لگئے.....

صبح اس کی آنکھ کھولی تو دس بج رہے تھے... اٹھتے ہی وہ فریش ہونے چلی گئی... پانچ منٹ بعد جب

وہ باہر آئی تو اس نے وہی رات والی فراک زیب تن کی ہوئی تھی اب وہ اپنے نمی والے بال خشک



کر رہی تھی ... اپنے پیچھے شہرام کو دیکھا تو اسے.. حیرت کا جٹکا لگا.. کیا اس کا میرے بغیر دل نہیں لگتا کیا ..

وہ بس سوچ سکی..

ہا شاید نہیں لگتا.. شہرام نے اسے دیکھتے اندازہ لگایا..

تارا منہ کھولے اسے دیکھنے لگی !!! پتا ہے میں اچھا لگ رہا ہوں.. !!! اب نظر نہ لگا دینا.. مجھے..!!  
شہرام نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا!!  
وہ اسکے اس طرح کرنے پر گڑبڑا گئی...

☆☆

اس نے شہرام کو آئینے میں دیکھا... وہ اس وقت بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس لا تعلق بنا موبائل چلانے لگا.. وہ ریڈ لب گلوں لگاتے ہوئے کچر میں بال قید کرنے لگی.. آخری نظر خود کو دیکھتے وہ شہرام کی طرف بڑھی.. چلے.. گلے میں بلیک ہی ڈوپٹہ لیتے شہرام سے کہا...

شہرام نے تارا کو دیکھا.. وہ اٹھا!! تارا کے پاس آتے ہی اس نے کچر میں اس کے قید ہوئے بال آزاد کیے.. آبشار کی طرح.. پوشٹ پر پھیل گئے..

اب سہی ہے ... پہلے میں جاتا ہوں.. گھر کی بیک سائڈ سے تم بعد میں آنا...

خیال سے.... تارا اپنی بے اختیاری پر لب کاٹنے لگی...







لیکن وہ اسے کہی نہیں نظر آیا..

اسے خود پر کسی کی مسلسل نظریں محسوس ہو رہی تھی... سر جھٹکتے وہ واشروم میں چلی گئی.. ہاتھ دھوتے ہوئے ایک کمرے میں کسی کے چیخنے کی آواز آرہی تھی.. تھوڑا سا آگئے ہوتے اس نے دیکھا.... لیکن اندر کا منظر دیکھ کر اس نے چیخ ماری وہ لڑکے اب اس کی طرف متوجہ ہوئے.. اس نے بھاگنے کے لیے واپس قدم رکھے لیکن اس لڑکے نے اسے بالوں سے پکڑتے ہوئے اس لڑکی کے پاس لے آئے جواب بے ہوش پڑھی تھی.. شاید اسے کوئی نشے کا انجیکشن دیا تھا... ایک لڑکا تارا کو پکڑے ہوئے تھا جو مسلسل روتے ہوئے مزاحمت کر رہی تھی جبکہ دوسرا لڑکا تیز رفتاری سے انجیکشن بڑھنے لگا...

ویسے چیز بڑھی مست ہے بوس. ان میں سے ایک لڑکے نے آنکھ مارتے ہوئے کہا... اس سے پہلے وہ لڑکا اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا کسی نے تیز رفتاری سے اسے پیچھے دھکیلا (شہرام جو کے کافی دیر سے تارا کی غیر موجودگی محسوس کر رہا تھا... کچھ غلط ہونے کا احساس سے وہ اٹھتے یونی کی پیچھلی جگہ آیا.. جہاں ایک بار پہلے بھی اس نے ان لڑکوں کو مارا تھا..). شہرام کو اس لڑکے کو مارتے دیکھ کر تارا کو اس نے پکڑتے ہوئے گال پر ایک تھپڑ مارا جس سے اس کے ناک سے خون بہنے لگا.. اس کی گردن پر تیز نوک والا چاقو رکھا.. چاقو کی نوک اپنی گردن میں چھوبتی محسوس ہوئی... چھوڑ دے اسے ورنہ یہ جان سے جائے گئی... شہرام نے ایک جگہ سے اس لڑکے کو چھوڑا جو



کمرے کی لائٹ بند کرتے شہرام نے تارا کے کپڑے تبدیل کیے ..

نہیں !!!



تار نے گردن کا رخ موڑے شہرام کو دیکھا.. لیکن کہا کچھ بھی نہیں..  
اپنے گھر فون کرو اور کہوں میں آج اپنی دوست کی طرف رہو گئی..!!! شہرام نے حکم دینے والے  
انداز میں کہتے اس کی طرف فون بڑھایا...!!!

بیل جا رہی ہے..

اگلی طرف سے سلام کی..

ہلیو ماما!!!

وہ آج میں اپنی دوست کی طرف رہو گئی اپنی اسائنمنٹ بنانی ہے..  
میں صبح آجاو گئی.. نہیں آپ نہیں جانتی اسے.. اچھا نہ.. آجاو گئی... بائے..

☆☆

اس سب کے بعد تارا کی نظر خود پر پڑھی اس نے چونک کر شہرام کو دیکھا.. جو اسے ہی گہری  
نظروں سے دیکھ رہا تھا..

تارا کو اس وقت شہرام بہت برا لگا...

آپ نے میرے کپڑے بدلے ہیں؟؟؟ تارا نے پیشانی پر بل ڈالے پوچھا... یہاں کوئی اور نظر آ رہا  
ہے...؟؟؟ شہرام نے اس سے ہی سوال کر ڈالا..

میری سوچ سے بھی زیادہ بد تمیز ہو آپ!!! تارا نے اسی طرح غصے سے کہا...!!!



بے بی میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا میں تمہارے معاملے میں بہت بد تمیز اور بے شرم ہوں... !!!  
شہرام نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا!!

آپ نے مجھے اس لیے یہاں روکا تھا؟؟؟ تارا نے جل کر کہا...!!

تو تم اس طرح گھر جاسکتی تھی؟! اس کا اشارہ اس کے کپڑوں پر اور اس کے زخموں پر تھا...

شہرام کی بات سہی تھی اسی لیے خاموش ہو گئی... اس نے دیوار پر گھڑی پر نظر دوڑائی.. جو دوپہر کے چار بج رہی تھی اسے بھوک کا احساس ہوا..

شاہ جی..!! شہرام کو دیکھتے ہوئے اس نے بلایا جو آنکھیں بند کیے سو رہا تھا یا سونے کا دکھاوا کر رہا تھا..  
شہرام.. اس بار اسے تھوڑا اونچی آواز میں پکارا... ،

شہرام نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا جو اب کچھ دیر پہلے والی تارا نہیں لگتی... بولو!!

وہ.. وہ مجھے بھوک لگتی ہے!!... نظریں جھکائے منمناتے ہوئے تارا نے کہا!!!

تو!! باہر کیچن ہے بنالو.. اور مجھے سونے دو... شہرام نے مسکراہٹ دباتے کہا..

مجھے نہیں کچھ بنانا آتا..

تو میں کیا کرو؟؟؟ شہرام نے لا پرواہی سے کہا!!!

آپ کچھ بنا دے نہ.. پلیز!!! تارا نے بے چارگی سے کہا..

نہیں میں آپکا ملازم نہیں ہو... اپنا کام خود کرو..



یہ میرا طریقہ ہے.. شہرام نے کندے اچکا کر کہا..

یہ!! اپنا موبائل آپکو کیسے چاہا لیکن شہرام اٹھ کھڑا ہوا..

ارے یہ تم ہو... شہرام نے ہنستے ہوئے کہا...



دے میرا... اس سے پہلے وہ اپنی بات ختم کرتی دونوں بیڈ پر گرے.. شہرام تارا کے نیچھے اور تارا اس کے اوپر..

کون سا موبائل.. کس کا موبائل سب بھول گیا وہ اب دونوں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے شہرام نے تارا کو کمر سے پکڑے بیڈ سے لگایا.. اور خود اس پر جھکا..

شہرا"باقی لت الفاظ تارا کے منہ میں ہی دب گئے... شہرام اپنے ہاتھوں سے تارا کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیے بیڈ سے لگایا.. کچھ دیر اسی طرح تارا کی سانسوں کو اپنے اندر اتارا رہا پھر اس سے دور ہوا... تارا کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے سانس لینے لگتی...

پھر ساتھ اسکے لیٹ گیا...

شہرام.. تارا نے خاموشی کو تھوڑتے ہوئے کہا..

ہممم!! وہ لوگ کون تھے...

کر منل تھے..

آپ کون ہے.. تارا نے شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا...!!

میں!! ایس پی شہرام شاہ.. اس نے بھی اسی طرح دیکھتے ہوئے کہا....

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد تارا نے شہرام سے سوال کیا...

آپ کب ماما بابا سے بات کرے گئے...



نہیں ہو گئے..

تارانا نے اس کے چہرے پر سنجیدگی دیکھتے ہوئے آگئے سوال پوچھنے کو تر کیا!! کتنی دیر ایک دوسروں کو آنکھیں بند محسوس کرتے رہے.....“

تارا اسے دیکھ رہی تھی جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا... تارا نے بے اختیار اپنا سر اس کے سینے پر رکھ دیا .. آپ مس کرتے ہو گئے !!..



ہممم.. آپکو پتاہ ہے میں سب سے بابا سے پیار کرتی ہوں..  
اور مجھ سے..؟؟؟ تارا نے سر اٹھا کر شہرام کے چہرے کو دیکھا..

☆☆

جس کے تاثرات سمجھنا بہت مشکل تھا....

آپ سے بھی کرتی ہوں!!! وہ اسی طرح شہرام کو دیکھ رہی تھی..  
کہا کرتی ہو..! بات تو مانتی نہیں ہو میری!! شہرام نے مصنوعی ناراضگی دیکھتے کہا..  
آپ نے کبھی کچھ کہا ہی نہیں..

اگر کچھ مانگو تو دو گئی.. شہرام کی آنکھوں میں چمک آئی..

آپ کہے..!! کس کرو مجھے... شہرام نے اسی طرح کہا..

ایک جگھے سے سر اٹھا کر شہرام کو دیکھا..

مجھے نہیں آتی!! تارا نے دوبارہ نظریں جھکاتے کہا!!

میں سیکھتا ہوں تم شروع تو کرو..، شہرام نے اسی سنجیدگی سے کہا...!!

مجھے نہیں سیکھنی !! ابھی وہ اپنی بات ختم کرتی شہرام اس پر جھک کر اپنی پیاس بجانے لگا.... !!!

اب اگلی بار میں نہ سنو کے تمہیں کس نہیں آتی کرنی.. شہرام نے سرگوشی کرتے ہوئے پھر سے تارا  
کے ہونٹوں کو قید کیا...



...

تو سو جاو... شہرام نے لاپرواہی سے کہا...

گہرا سانس لیتے وہ دور ہوا

آج اسے پتاہ چل گیا تھا کہ یہ بندہ آگئے کی زندگی میں اسے چین نہیں لینے دے گا!!

گوڈ مورنگ !!! شہرام نے کیچن میں داخل ہوتی تارا کو کہا...

کیا کر رہے ہے..



تارا نے اس کی بات پر قہقہہ لگاتی ہنستی چلی گئی...

کمرے میں ناشتہ لاتے اس نے تارا کو دیکھا جو اپنی چیزیں لیے جانے کی تیاری میں تھی....



اس نے شہرام کو دیکھا جو اسے نظر انداز کیے ناشتے میں مصروف تھا... خود بھی بیڈ پر بیٹھتے ناشتہ کرنے لگئی..

خوش ہو جاؤ اب تمہیں روز مجھے نہیں دیکھنا پڑھے گا.. شہرام کی بات پر نہ سمجھی سے وہ اسے دیکھنے لگئی...

یونی کی بات کر رہا ہوں.. اس کی نا سمجھی سمجھتے ہوئے کہا.. کیوں...

میرا اب وہاں کام ختم ہو گیا ہے نہ اس لیے،، شہرام نے عام سے لہجے میں کہا... تارا کو نوالا گلے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا

اور اگر انہوں نے دوبارہ مجھ پر حملہ کیا تو !!! تارا نے خوفزدہ ہوتے کہا... کچھ نہیں ہوگا.. وہاں کچھ بندے ہو گئے ہمارے

لیکن آپ تو وہاں نہیں ہو گئے نہ... تم مس کرو گئی مجھے.. شہرام نے اس سے کہا!!

بے اختیار تارا نے سر ہلایا... پھر اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہوئی... شہرام نے اسے قریب کرتے ہوئے کہا..

تو میں اپنی جان کو اپنے پاس ہی رکھ لیتا ہوں کیا بولتی ہوں..







صاب میں نے اس لڑکے کا پیچھا کیا ہے آپ میرے ساتھ کر دیکھ لے .... وہ ابھی بھی انہی کے ساتھ ہے..

تمہیں پتا ہے تم کیا بول رہے ہو.. ان کا لہجہ غضب ناک تھا..

جی اور اگر میری بات جھوٹی ہوئی تو جو چاہے سزا دت مجھے

اکرم نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا!!

مجھے ابھی لے

مجھے ابھی لے کر چلو وہاں...

☆☆

وہ دونوں فلیٹ سے باہر نکل رہے تھے... تارا کی نظر جب سامنے پڑھی ایکدم اس کی مسکراہٹ سمٹی

..

شہرام بھی دیکھ چکا تھا.. دلاور قدم چلتے ہوئے آئے.. ان دونوں کے قریب جاتے انہوں نے تارا

کے منہ پر غضب ناک تھپڑ مارا..

بے شہرام بے حیا.. دلاور نے تارا کو بالوں سے پکڑتے ہوئے سامنے کیا... دیکھا دی نہ اپنی اوقات

تم...

آاا بابا تارا روتے ہوئے بال چھوڑوا رہی تھی..



چھوڑے اسے.... شہرام نے تارا کو چھوڑواتے ہوئے کہا...

دلاور شاہ شہرام کی طرف لپکا.. تیری یہ ہمت شہرام کے گریبان کو پکڑنا چاہا لیکن شہرام نے ان کی کوشش ناکام بنائی....

دلاور اپنی حد میں رہ.. میں ہارون نہیں ہوں جو تجھ سے ڈر جائے گا... میں شہرام ہوں.. شہرام ہارون شاہ.. شہرام نے دلاور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا... یہ میری بیوی ہے اپنی بات پر زور دیتے کہا.. تارا ہچکیان لیئے ان کو دیکھ رہی تھی....

شہرام نے دلاور کے سفید چہرہ دیکھا..

میں چاہتا تو تیری بیٹی کے ساتھ نکاح کے بغیر ہی رہتا.. لیکن میں تیرے جیسا بے غیرت نہیں ہوں

!!!..... میں نے اس سے نکاح تجھے سبق سیکھانے کے کیا ہے..!!!.. شہرام نے طنز یا لہجے میں کہا...

تار نے بے یقینی سے شہرام کو دیکھا.. جو کچھ دیر پہلے والا شہرام نہیں تھا....

بکواس بند... دلاور کی بات کاٹتے شہرام نے اونچی آواز میں چلاتے کہا.. چپ میں ہارون نہیں ہو جس پر تو اپنا روب ڈالے گا... یہ دیکھ تیری ناک کے نیچھے اس نے مجھ سے نکاح کیا ہے.. شہرام نے شیطانی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہا... جو کرنا ہے کر لے.. تیرے گناہوں کی سزا تیری بیٹی کو ملے گی...!!!.. شہرام نے تارا کی کلائی کو پکڑتے ہوئے کہا...!!







تارا روتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی...

وہ روتی روتی زمین پر کب سوئی اسے پتاہ  
ہی نہ چلا!! شام کو شہرام آیا کمرے میں دیکھا تو تارا زمین پر سو رہی ہے.. سر ہلاتے وہ اس کے قریب  
گیا بانہوں میں بھرتے وہ بیڈ پر لے لٹاتے ہوئے خود فریش ہونے چلا گیا.. کچھ دیر بعد وہ آیا تو تارا  
کو اسی پوزیشن میں سوئے ہوئے پایا.. تارا کے برابر لیٹتے شہرام نے اپنی کمزور سی جان کو دیکھا جس  
سے چہرے پر ابھی بھی آنسوؤں کے نشان تھے.. چہرے پر آئی لٹ کو پیچھے کرتے شہرام کی نظر اس  
کے گال پر پڑھی... وہاں ابھی بھی انگلیوں کے نشان موجود تھے... شہرام کو خود پر بے حد غصہ آیا  
لیکن وہ کیا کرتا تارا نے تب بات ہی اسی کی تھی جس پر اس کا غصہ کرنا بنتا تھا..  
اپنے چہرے پر مسلسل کسی کی نظریں محسوس کرتے تارا نے آنکھیں کھولی... آنکھیں کھولتے ستمگر  
نظر آیا.. تارا کا دل چاہا وہ یہاں سے کبھی دور بھاگ جائے.. !!!

بھوک لگتی ہے۔ کچھ کھاو گئی... شہرام نے اسے جاگتے دیکھ کر پوچھا!!

زہر.. زہر لا دو مجھے تاکہ تم سے جان چھوٹ جائے میری .. تارا نے آپ کہنے کی زاجمت نہیں کی...







شہرام قدم چلاتا اس کے پاس گیا.. یہ میری مرضی کے بغیر تو نہیں کھولے گا.. کھول سکتی ہو تو کھولو..

تارا کا دل چاہا اس کا منہ نوج لے۔۔ اسے اپنی بے بسی پر غصہ آیا۔۔







اللہ میرے بیٹے کو حفاظت میں رکھنا !!

ہابولوں دلاور سب خیریت ہے نہ..

تم مجھ سے ابھی مل سکتے ہو.. دلاور نے کہا

سب ٹھیک تو ہے نہ..

ہا سب ٹھیک ہے ..

میں ابھی ابھی باہر ہی آیا ہوں زارا کے ساتھ کہا ملنا ہے تمہیں۔۔۔











لیکن میں نے اسے نہیں مارا.. مجھے مواد کر دو شہرام... شہرام میں گناہگار ہوں تمہاری خوشیوں کا..  
مجھے معاف کر دو.. میں نے اپنے جان سے پیارے بھائی اور اپنی محبت .. دونوں کو کھو دیا..  
میں نے تو آپکو معاف کر دیا ہے لیکن اصل معافی کے حقدار آپ اس سے ہے جس سے اپنے اسکی  
محبت چھینی چاہی تھی...

دلاور نے نہ سمجھی سے شہرام کو دیکھا...

تبھی گھر میں کوئی داخل ہوا..

زارا!!! دلاور اٹھ کھڑے ہوئے.. تم!! وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگئے.. مجھے معاف کر دو.. میں  
قاتل ہو.. دلاور نے ہاتھ جھوڑتے ہوئے کہا..

آپ کا کوئی قصور نہیں ہے.. ان کا میرے ساتھ .. ساتھ اتنا ہی لکھا تھا..!!!

میں اس دن اسے ختم کرنے گیا تھا.. مجھے معاف کر دو.. زارا

میں نے آپکو معاف کیا.. مجھے شرمندہ مت کرے.. وہ کتنی بہادر عورت تھی .... ابا جان آپ بھی  
مجھے معاف کر دے .. اسلم شاہ نے اپنے چھوٹے بیٹے کو آخر چودہ سال بعد گلے لگایا.... شہرام نے  
تارا کو دیکھا.. ماما یہ آپکی بہو..

ماشاللہ نین کتنی بڑی ہو گئی ہے.. چھوٹی سی تھی تب اماں جاتے ہوئے شہرام کے نام کر گئی تھی...

تارا نے شہرام کو دیکھا جو اسے ہی.. محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا.. سب کچھ ٹھیک ہو گیا..



مطلب میں دوبارہ دولہا بنو گا... شہرام کی بات پر سب ہنسنے لگے..

کمرے دروازہ کھولا تارا کا دل بے سکتا دھڑکا .. شہرام قدم چلتا تارا کے پاس آیا ..

شہرام نے بیٹھ کر تارا کو دیکھا ... لال کام دار جوڑے میں وہ کوئی گلاب ہی لگ رہی تھی ....

میری منہ دیکھائی کہا ہے!!؟

ارے یار مذاق کر رہا ہوں یہ رہی۔ مخمل کی ڈبی میں ایک بریسلٹ تھا.. کتنا پیارا ہے۔ تارا نے خوش ہوتے ہوئے کہا..

ہا لیکن تم سے کم ! شہرام نے اسے پہناتے ہوئے اس کا ہاتھ چوما ..



ساری رات وہ اس کی اسے محسوس کرتی رہی...♡♡

کچھ سال بعد: کیا بن رہا ہے .. شہرام نے کیچن میں آتے ہی تارا کو پیچھے سے گیرے لیا..

ارے کیا کر رہے ہیں کوئی آجائے گا... کوئی نہیں آتا... شہرام آپ ہر جگہ ہی شروع ہو جاتے ہیں.

.. وقت اور جگہ دیکھ لیا کرے.. تارا نے اس کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا.. کیا کرو.. تمہارے بغیر



دل بہت اداس ہو گیا ہے.. شہرام نے بے چارگئی کہا.. آپ تو ہر دو گھنٹے بعد اداس ہو جاتے ہیں تارا نے ہنستے ہوئے کہا..

شہرام نے اسے کمر سے پکڑتے ہوئے قریب کیا..

کیا کر رہے ہیں.. بہرام آجائے گا.. تمہیں کبھی کسی نے یہ نہیں بتایا کہ تم ہنستی ہوئی بہت اچھی لگتی ہو... آو روم میں!!! میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں... تارا کے بالوں میں ہاتھ پھسائے شہرام نے اسکا چہرہ قریب کیا.. تبھی کیچن میں کوئی آیا..

بابا!!! اوو تیری.. شہرام بدمزہ ہوا.. تارا نے سرخ چہرے سے اپنا رخ مڑا مطلب صاف تھا.. آپ جانو اور اپکا بیٹا..

بولو بیٹا.. شہرام نے چار سال کے مہرام کو اٹھایا آپ میری بہنا کب لاو گے.. شہرام نے تارا کو دیکھا.. جب آپ سو جاو گے نہ تب ہم تیاری کرے گے

شہرام کیا کرتے ہے تارا نے ڈانٹتے ہوئے کہا.. بچے کے سامنے اسے کی باتیں نہ کرے! وہ اب اسے ڈانٹ رہی تھی..

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

♡ ختم شد ♡...